# 96466-دوبار عمرہ کیا اور بالوں کا کچھ حصہ ہی کٹوانے پر ہی اکتفا کیا

## سوال

میں نے اپنے گھر والوں کے ساتھ دوبار عمرہ کیا پہلا عمرہ تقریبا سات برس قبل اور دوسرا پچھلے برس، اور بال منڈانے اور کٹوانے کے بارہ میں مجھے لگتا ہے کہ والد صاحب اس فتوی کو لیتے تھے جو تھوڑے بال کٹوانے کو جائز قرار دیتا ہے، اور ہم نے دونوں بار ایسا ہی کیا، تھوڑے سے بال دائیں اور تھوڑے سے بائیں جانب اور کچھ پچھلی جانب سے لے کر کاٹ دیے، ہم نے پورے سر کے بال نہیں کٹوائے تھے.
میں نے سوال نمبر (10713) کا مطالعہ کیا کہ جس نے جہالت کی بنا پر ایسا کیا وہ احرام باندھ کر فورا بال کٹوائے، لیکن میں نے دوبار اسی طرح بال کٹوائے ہیں، اب اگر میں معاملہ کو صحیح کرنا چاہوں تو اس حالت میں مجھے کیا کرنا چاہیے، یہ علم میں رہے کہ مجھے یاد ہے کہ میں نے بھی حج اور عمرہ کے فتاوی میں سنا تھا کہ کچھ بال کٹوانے جائز ہیں ؟

## پسندیدہ جواب

عمرہ کرنے والے کے لیے اپنے سر کو منڈانا یا بال چھوٹے کروانا واجب ہیں، اور منڈانا افضل ہے، اور اس کے لیے سارے سر کے عمومی بال کٹوانے یا منڈانے لازم ہیں، راجح قول کے مطابق سر کے بعض حصوں سے بالوں پر اقتصار کرنا کافی نہیں، امام مالک اور احمد کا یہی مسلک ہے.

اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے کہ سر کے چوتھائی حصہ پر اقتصار کرنا کفائت کر جائیگا.

اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: کم از کم تین بال کٹوانے یا منڈانے کفائت کر جائینگے.

اور ان سب کے ہاں افضلیت میں کوئی اختلاف نہیں کہ سر کے سب بال منڈانے بال چھوٹے کروانے سے افضل ہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{اپنے سروں کو منڈاتے ہوئے اور سر کے بال کترواتے ہوئے}.

اور راس سارے سارے کا نام ہے، اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے سر کو منڈایا تھا.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ(98/18).

مالکی اور حنبلی حضرات کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سارا سر منڈایا تھا، جو کہ مطلقا سر منڈانے کے امر کی تفسیر ہے، اس لیے اس کی طرف رجوع کرنا واجب ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" سر کے بال کٹانے یا منڈانا سب بالوں کو لازم ہیں، اور اسی طرح عورت بھی، امام احمد نے یہی بیان کیا ہے، اور امام مالک کا بھی یہی قول ہے، اور امام احمد سے مروی ہے کہ بعض حصہ بھی کفائت کر جائیگا...

اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: تین بال کٹوانے کفائت کر جائیگا، اور ابن منذر نے یہ اختیار کیا ہے کہ جس پر تقصیر یعنی بال چھوٹے کروانا صادق آئے وہ کفائت کریگا؛ کیونکہ الفاظ اسے شامل ہونگے، اور سارے سر کے بال کو شامل ہونے کے وجوب کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

{سروں کو منڈاتے ہوتے}.

اور یہ سارے سر کو عام ہے، اور اس لیے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سارا سر منڈایا تھا، جو کہ مطلق امر کی تفسیر ہے اس لیے اس کی طرف رجوع کرنا واجب ہے" انتہی بتصرف.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (196/3).

اور فقہ مالکی کی کتاب "تاج الاکلیل" میں درج ہے:

"اور جس نے اپنا سر منڈایا یا بال چھوٹے کروائے تو وہ سارے سر کے عمومی بالوں کو کرائے، اور کچھ بالوں پر اقتصار کرنا کفائت نہیں کریگا" انتہی.

دیکھیں: تاج الاکلیل (181/4).

لیکن جس نے کسی دوسرے کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے کچھ بالوں پر اقتصار کرتے ہوئے انہیں کٹوایا تو اس پر کوئی حرج نہیں، اور اب اس پر کچھ لازم نہیں آتا، کیونکہ یہ اجتہادی مسائل میں شامل ہوتا ہے جس میں علماء کا اختلاف ہے، اس بنا پر آپ پر سلے ہوئے کپڑے اتارنا اور سر کے بال منڈانے یا کتروانے کا اعادہ کرنا لازم نہیں.

اور آپ پر لازم آتا ہے کہ آئندہ عمرہ یا حج میں اپنے پورے سر کو منڈائیں یا سارے سر کے بال کٹوائیں.

واللہ اعلم.